قرآن کریم سے انتہائی پیار کرو اس کا حسن اپنے اوپر چڑھاؤ اور اس کے نور سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸؍ مارچ ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ ہمارا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد عورت قرآن کریم جانتا ہو۔

☆ دنیا کی کوئی روشنی قرآن کریم کے نور کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

☆ قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور روح ہے۔

☆ فطرت انسانی کی کمال نشو ونما کے سامان قرآن کریم میں ہیں۔

☆ قرآن کریم کے معارف کے حصول کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے بیماری کا زور تو ٹوٹ گیا ہے لیکن ابھی کھانسی کی وجہ سے گلے پر اثر ہے نیز کچھ نقاہت بھی باقی ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے وہی فضل کرنے والا ہے۔

فروری ۱۹۶۶ء میں مَیں نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ وہ قرآن کریم کی طرف خاص اور پوری توجہ دیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر بچہ، جوان اور بوڑھا، مرد عورت قرآن کریم جانتا ہو اور جانتی ہو جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ اس کا ترجمہ جلد سے جلد سیکھیں اور پھر اپنی ساری زندگی کو ہی ایک طرح قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنے اور اس کے احکام اور شرائع پر عمل کرنے کی طرف متوجہ رہیں اور ایک عظیم مجاہدہ اپنے نفس اور اپنے ماحول کو پاک کرنے کیلئے کریں۔

اس تحریک پر قریباً تین سال ہو چکے ہیں اور اس کا پہلا دور ختم ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں ایک حد تک مخلصین جماعت نے اس طرف توجہ دی اور ایک حد تک اس کے اچھے نتائج نکلے۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے ربوہ میں بڑا اچھا کام کیا ہے۔ اسی طرح ربوہ سے باہر بعض لجنات نے بھی اور خدام اور انصار اور دوسرے عہدہ داروں نے بھی اس کی طرف بہت توجہ دی اور اپنے ماحول میں قرآن کریم کے علوم کے سکھانے، ان کے سمجھنے سمجھانے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو فضل سے نوازا اور بڑے خوش کن نتائج نکلے لیکن پھر بھی ہماری کوشش کا نتیجہ سَو فیصدی نہیں نکلا یعنی ان تین سالوں میں ہر وہ شخص جو اپنی عمر اور سمجھ اور استعداد کے لحاظ سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھ سکتا تھا یا ترجمہ سیکھ سکتا تھا یا اس کی تفسیر کے بعض حصے سیکھ سکتا تھا اس نے ایسا نہیں کیا۔

قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اس میں اتنا حسن ہے کہ انسانی احساس اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اور یہ مبالغہ نہیں کیونکہ یہ حسن اس قسم کا ہے کہ عقل احساس انسانی کو بھی حسن بخشتا ہے اور قرآن کریم میں اس

قدر نور ہے کہ دنیا کی کوئی روشنی اس کے نور سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے نہیں کہ یہ ہماری خوش فہمی ہے بلکہ اس لئے کہ ہمارے ربّ نے یہ فرمایا ہے کہ سورج کو بھی نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے طفیل دیا گیا تو جو طفیلی انوار ہیں ان کا مقابلہ حقیقی انوار سے نہیں کیا جا سکتا۔

پھر یہ کتاب احسان سے بھری ہوئی ہے دنیا کا کون سا فرد بشر ہے جس پر قرآن کریم نے احسان نہیں کیا۔ اگر مسلمان قرآن کریم پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں تو دنیا کے ہر فرد بشر کو اس کے احسان کی زنجیروں کے اندر جکڑ لیں۔ ہماری اپنی سستی ہے۔ احسان کرنے کی راہیں تو موجود ہیں احسان کا منبع تو موجود ہے احسان کی تعلیم اور ہدایت تو موجود ہے انسانی فطرت میں راہِ احسان پر چلنے کی قوت اور استعداد تو موجود ہے۔ ہم سستی کرتے ہیں اور جس حد تک سستی کرتے ہیں دنیا کو اس کے احسانوں سے محروم کر دیتے ہیں تو جہاں تک قرآنی تعلیم کا تعلق ہے قرآن کریم بنی نوع انسان پر اس قدر احسان کرتا ہے کہ دنیا میں کسی ماں کے بچہ نے اس قدر احسان کرنے والی کتاب پیش نہیں کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ارفع مقام ہی تھا کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس قسم کی ایک کامل اور احسان کرنے والی کتاب نازل کی۔ آپ عالمین کے لئے رحمت بنے اور قرآنی تعلیم عالمین کے لئے احسان کا باعث بنی۔ اس عظیم کتاب کی طرف توجہ نہ کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ **قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور روح ہے** اگر قرآن کریم کی عطا کردہ زندگی ہم میں نہ ہو تو ہم ایک مردہ لاشہ ہیں جس کا یہ حق تو ہے کہ چیلیں اور کتے اور بھیڑیئے اس لاش کو کھائیں لیکن جس کا یہ حق نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر آسمانوں سے درود بھیجیں اور اس کے لئے دعائیں کریں۔ میں نے اس سلسلہ میں بعض خطبات بھی دیئے تھے اور قرآن کریم کی بعض آیات کی روشنی میں جماعت کو بتایا تھا کہ یہ کتاب کس قدر حسن اور احسان سے بھری ہوئی ہے۔ ان خطبات میں مَیں نے بتایا تھا کہ قرآن عظیم وہ کامل کتاب ہے جس میں سابقہ کتب سماویہ کی اصولی ہدایتیں اور تعلیمیں ہی جمع نہیں کی گئیں بلکہ تمام علوم حقہ صحیحہ کے اصول اور بنیادی حقائق بھی اس میں پائے جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا آسمانی صحیفہ ہے جو اپنے معانی اور فوائد کے لحاظ سے اس خصوصیت کا حامل ہے کہ فطرت صحیحہ انسانیہ کسی اور ہدایت اور تعلیم کی احتیاج اس کے بعد محسوس نہیں کر سکتی۔ فطرت انسانی کی سب قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے سامان اس میں پائے جاتے ہیں اور اس کی اتباع کرنے والوں کو ربّ کریم کی طرف سے اجر کریم عطا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی

قرآن عظیم قرآن مکنون بھی ہے اور اس کے معارف کے حصول کے لئے انتہائی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ ہوائے نفس سے دل خالی ہو تب اللہ تعالیٰ کا پیار ملتا اور انوار قرآنی سے دل معمور ہوتا ہے کیونکہ جب تک اللہ کی نگاہ میں انسان پاک اور مطہر نہ ٹھہرے دلوں پر حقائق قرآنیہ کا نزول ممکن نہیں۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے وَهُوَ الْحَقُّ کہ احکام شریعت قرآنیہ پر عمل پیرا ہوئے بغیر روحانی رفعت اور بزرگی کا حصول ممکن نہیں کیونکہ اس اتباع کے نتیجہ میں ہی خدائے بزرگ و برتر کی صفات کی جھلک انسانی اخلاق میں نظر آتی ہے اور حسن واحسان باری کا یہ عکس دنیا کی نظر میں ایسے انسان کو تعریف وثنا کا مستحق ٹھہراتا ہے اور ہر صاحب عقل و بصیرت اس کی حمد کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ سے انسان نیکی اور خیر کے وہ کام کرنے کی توفیق پاتا ہے کہ صرف اسی کی نسل ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس کے احسان کے نیچے دبی ہوئی خود کو محسوس کرتی ہیں اور اسے نیک نام سے یاد کرتی ہیں اور اس کا ذکر خیر باقی رہتا ہے۔

اسی طرح میں نے بتایا تھا کہ قرآن عظیم میں کامل حُسن اور کامل تعلیم اور کامل ہدایت پائی جاتی ہے اور اس بے مثل اور واحد و یگانہ کی ذات کے پَرتو نے کتاب عظیم کو بھی بے مثل بنا دیا ہے۔ اگر ہم اس کے احکام اور اس کی شرائع پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم بھی ایک ایسی قوم بن جائیں گے جس کی مثال دنیا میں نہ ہوگی۔ دنیا ہمارے وجود میں اس قدر حسن، محبت اور پیار اور ہمدردی اور غم خواری اور حسن سلوک دیکھے گی کہ اس کی مثال اُمت محمدیہ کے باہر کہیں نظر نہ آئے گی۔

پھر میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو اپنے قہر اور غضب کا مورد ٹھہراتا ہے اور انہیں ''دُوری'' کے بھیانک نتائج بھگتنے پڑتے ہیں اور کچھ لوگ اس کی خوشنودی اور رضا کے عطر سے ممسوح کئے جاتے ہیں ان ہر دو قسم کے انسانوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے کھول کر بیان کیا ہے اور ایسے موثر طریق پر بیان کیا ہے کہ دل نرم ہوتے اور خَشْيَةُ اللّٰهِ سے بھر جاتے ہیں اور سینہ و دل کی سب روحانی بیماریوں کو شفاء حاصل ہو جاتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم ان راہوں کو روشن کرتی ہے جو اللہ کے قرب تک پہنچانے والی ہیں درجہ بدرجہ اور منزل بمنزل انسان اللہ سے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اپنے نیک انجام تک پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے اپنے آغوش میں لے لیتی ہے۔

قرآن کی ہی آیات سے میں نے ان مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی اور مختلف طریقوں سے اپنے

بزرگوں، اپنے بھائیوں، اپنے بچوں اور اپنی بہنوں کو اس طرح متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن سے انتہائی پیار کرو قرآن کا حسن اپنے پر چڑھانے کی کوشش کرو۔ قرآن کریم کے نور سے منور بنو اور دنیا کو روشنی عطا کرو۔ اسی غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے اگرچہ جماعت نے اس طرح ایک حد تک توجہ دی ہے اور ایک حد تک اس کے خوشکن نتائج بھی نکلے ہیں لیکن ہماری تسلی کے مطابق سَو فیصدی اچھے نتائج نہیں نکلے اور جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس جدوجہد کا ایک دور ختم ہو گیا ہے اور اب ہمیں ایک نیا دور شروع کرنا چاہئے۔

اس کیلئے میری تجویز یہ ہے کہ اصلاح وارشاد میں ایک ایڈیشنل ناظر مقرر ہو جو تعلیم قرآنی اور جو اس کے دیگر لوازم ہیں ان کا انچارج ہو۔ مثلاً وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظّم کریں اور منظّم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ وقف عارضی کا نظام بھی اسی ناظر اصلاح وارشاد کے سپرد ہونا چاہئے اور بہت سی تفاصیل ہیں ان کو انشاء اللہ مشاورت میں مشورہ کے ساتھ طے کر لیا جائے گا اور ایک نگران کمیٹی ہو گی جو مشتمل ہو ناظر اصلاح وارشاد، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد اور ایک تیسرے ہمارے ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ہیں ان پر، نیز انصار اللہ کے صدر اور خدام الاحمدیہ کے صدر پر۔ یہ پانچ عہدیدار ایک کمیٹی کی حیثیت سے اس بات کی نگرانی کریں کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی محبت پیدا کی جائے۔ اس کے حقائق اور اس کے معارف سیکھنے کے سامان پیدا کئے جائیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا ہوتا ہے اور جماعت کے سارے دوستوں کی اور ساری بہنوں اور بچوں اور بچیوں کی اس رنگ میں تربیت کی جائے کہ وہ نہ صرف ایک علمی کتاب کی حیثیت سے قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں بلکہ ایک ہدایت نامہ کے طور پر اسے سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد نزول ہو تا وہ مقصد جلد پورا ہو جس مقصد کے حصول کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام اقوام عالم کو قرآن کریم کے نور سے منور کیا جائے اور ہر دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی جائے اور اسلام

جیسا کہ خدا کی بشارتیں ہیں تمام دنیا میں ایک غالب، ایک محسن، ایک حسین مذہب کی شکل میں پوری طرح قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب قدرتوں کا مالک ہے اور اسی کی قوت اور طاقت سے غلبہ اسلام ممکن ہوسکتا ہے اسی کی قوت پر ہمارا بھروسہ ہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴؍مئی ۱۹۶۹ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆